السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

انشورنس کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر تحریر فرمادیں۔ (عبدالرحیم سیال، محلہ ٹھٹھی مشرقی،جھنگ روڈچنیوٹ)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیمہ پالیسی مطلق طور پرناجائزاور حرام ہے خواہ زندگی کا بیمہ ہویامکان اور گاڑیوں کا کیونکہ یہ جوئے اور سود کا مرکب ہے ۔

(1)یہ اپنی اصل وضع میں جوئے اور سود کا مرکب ہے اور یہ دونوں اسلام میں حرام ہیں اگر مقررہ مدت سے پہلے ۔بیمہ دار کی موت یا املاک کا نقصان ہوجائے تو کمپنی کو نقصان ہوتا ہے اگر وہ پوری قسطیں جمع کرادے تو کمپنی کو فائدہ ہوتا ہے اوریہ بات کسی کو بھی معلوم نہیں کہ قسطیں پوری ادا ہوسکیں گی یا نہیں اور سوداس لیے ہے کہ بیمہ داراگرپوری قسطیں جمع کرادے تو اسے اس کی جمع شدہ رقم کے ساتھ سود دیا جاتا ہے قرآن حکیم کہتا ہے ۔" فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ " تمہارے لیے تمہارا اصل مال ہے ۔

(2)بیمہ سے وراثت کا نظام شرعی ختم ہوکررہ جاتا ہے کیونکہ بیمہ کی رقم ۔بیمہ دار کے مرنے کے بعد اس کے نامزد کردہ شخص ہی کو ملے گی جبکہ ہر شرعی وارث ترکہ کا حقدار ہوتا ہے جو کام کتاب وسنت کے نظام کو درہم برہم کردے وہ جائز کیسے ہوسکتا ہے ۔

(3)عقیدہ توحید پر ایمان کا تقاضا ہے کہ جائز اور شرعی اسباب ووسائل بروئے کار لائے جائیں اور مستقبل میں پیش آنے والے حالات اللہ کے سپرد کردیئے جائیں جبکہ ۔بیمہ اس سے فرار کی راہ بتلاتا ہے ۔کیونکہ وہ پہلے سے حالات وحوادث کی پیش بندیاں ناجائز طریقوں سے کررہے ہوتے ہیں ۔

(4)نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنھم بھی اس دنیا میں رہ چکے ہیں ان کی اولادیں، جائیدادواملاک بھی تھیں ۔انہوں نے ایسے ناجائز تحفظات کا اہتمام نہیں کیا۔

بیمہ کمپنیوں والے یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ۔بیمہ دار نفع نقصان میں شریک ہوتا ہے یہ باردرست نہیں ۔بیمہ کمپنی اگرچہ اس جمع شدہ رقم کے ساتھ تجارت بھی کرتی ہو لیکن وہ اس کے منافع میں سے طے شدہ حصہ ۔بیمہ دار کو دیتے ہیں اور اصل رقم کے علاوہ طے شدہ منافع ہی سود ہے اوریہ بھی معلوم ہے کہ ۔بیمہ کمپنیاں تمام حاصل شدہ سرمایہ آگے سود پر دیتی ہیں کچھ خود کھا لیتی ہیں اور کچھ ۔بیمہ دار کے کھاتے میں درج کردیتی ہیں ۔الغرض ۔بیمہ پالیسی ناجائز اور حرام ہے اس کے جواز کی کوئی دلیل کتاب وسنت میں موجود نہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیم دین

**کتاب البیوع، صفحہ:346**

**محدث فتویٰ**